

رسول اللہ ﷺ کے چچا خواجہ ابوطالب نے باوجود اس کے کہ وہ آپ ﷺ پر باقاعدہ ایمان نہیں لائے تھے اس خوف سے کہ قریش مکہ آپ کو مکہ سے نکلنے پر مجبور نہ کر دیں، آپ ﷺ کے بارے اپنے جذبات کا اظہار ایک خاصے طویل قصیدے میں کیا، جو انہوں نے حرم کعبہ میں بیٹھ کر کہا تھا فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے اس قصیدے کا جواب سب سے معلقہ کے علاوہ عربی ادب میں کہیں نہیں ملتا۔ ابن ہشام نے اپنی کتاب تاریخ میں یہ پورا قصیدہ درج کیا ہے، بلکہ اس میں تین ایسے اشعار کا اضافہ بھی کیا ہے جو کسی اور تاریخ میں نہیں ملتے۔ خواجہ ابوطالب کے اس قصیدے کی بعض اہل علم ان کی طرف نسبت کرنے کی تردید کرتے ہیں لیکن ابن ہشام کہتے ہیں کہ انہوں نے مکمل تحقیق کے بعد ان سے منسوب کیا ہے اس لئے اس کی صحت کے بارے میں کوئی کلام نہیں ہے، ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی خیال ہے، کہ خواجہ ابوطالب کے عربی زبان پر کامل عبور اور ان کی قادر الکلامی کے پیش نظر اس قصیدے کو کسی اور ہم عصر کے نام سے منسوب نہیں کیا جاسکتا اور اس سلسلہ میں ابن ہشام نے جو کچھ کہا ہے حق بجانب ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ اس کے بعد کفار قریش نے مکہ کے ان تمام قبائل کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر آپ ﷺ پر ایمان لے آئے تھے انہوں نے ایسے لوگوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی انہوں نے انہیں بھوکہ پیاسہ رکھا، مار پیٹا اور موسم گرما میں تپتی زمین پر لٹا کر ان کے سینے پر پتھر رکھے۔ کفار قریش نے ان میں سب سے زیادہ حضرت بلالؓ کے ساتھ سختی برتی جو اُمیہ کے حبشی غلام تھے۔ ان کی ماں کا نام حمامہ تھا، وہ حد سے زیادہ صادق الاسلام تھے، بہت سے دوسرے لوگ ان تکالیف سے تنگ آ کر بظاہر اسلام سے پھر گئے تھے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کی مجبوری کے پیش نظر انہیں معاف فرمایا دیا تھا کیونکہ وہ دل سے اسلام پر قائم تھے البتہ حضرت بلالؓ کا معاملہ ان لوگوں سے بالکل الگ تھا انہیں کفار قریش نے طرح طرح کی تکلیفیں دی بلکہ ان پر جو ستم کی انتہا کر دی انہیں بھوکا پیاسا رکھا گیا گرمی کے موسم میں انہیں تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھے گئے اور ان سے کہا گیا کہ تمہارے ساتھ مسلسل یہی سلوک ہوتا رہے گا اگر تم اسلام سے بت پرستی کی طرف واپس نہ آئے یا اسی حالت میں مرنے گے۔ وہ تپتی زمین پر پشت کے بل لیٹے رہتے تھے جب کہ ان کے سینے پر بھاری بھاری پتھر رکھے جاتے تھے، لیکن ان کی زبان سے اس وقت جو الفاظ نکلتے تھے وہ

احد احد ہوتے تھے۔ گرمی کی دوپہر میں کفار قریش نے عمار بن یاسر اور ان کی کے ماں باپ کو عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا، آپ ﷺ ان کے قریب آئے انہیں صبر کی تلقین کی اور جنت کا وعدہ فرمایا۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اسلام میں شہید ہونے والی سب سے پہلے خاتون اُم عمار یعنی حضرت سُمیہؓ ہیں۔ ابو جہل انتہائی فاسق و فاجر شخص تھا لیکن اس کے باوجود مشرکین اس کی ذات پر فخر کرتے تھے، وہ جب سنتا کہ قریش کا کوئی فرد مسلمان ہو گیا ہے تو اس شخص کے پاس جاتا اسے ڈانٹتا ڈپتا اور جھڑکیاں دے کر اس سے کہتا، کمبخت تو نے اپن ادین ترک کر دیا جو تیرے لئے سب سے بھلی چیز تھا ایسا کر کے تو نے ہمارے نزدیک اپنی شرافت و نجابت حلم و بردباری، گراں قدری اور اصابت رائے سب کچھ ڈبو کر رکھ دیا اگر مسلمان ہونے والا کوئی شخص تاجر ہوتا تو وہ اس سے کہتا کہ تو نے مسلمان ہو کر اپنی تجارت کو نقصان پہنچایا اور اپنی ساری ملکیت تباہ کر دی، اگر وہ مسلمان ہونے والا کائی بوڑھا آدمی ہوتا تو وہ اسے مارتا پیٹتا اور اپنی اس شقاوت پر فخرت کرتا تھا۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ان سے ابو معاویہ اور اعمش نے مسلم، مسروق اور خباب ابن ارت کے حوالے سے بیان کیا کہ آخر الذکر کا واسطہ شدائد ظلم و ستم کے سلسلے میں العاص بن وائل سے پڑا تھا جو انہوں نے دین اسلام سے منکر ہو کر دوبارہ اپنے معتقدات پر لانا چاہتا تھا، جب ان پر العاص بن وائل نے جسمانی عذاب کی انتہا کر دی تو انہوں نے اشارہ سے کہا کہ وہ اس کی بات ماننے کے لئے تیار ہیں، لیکن وہ بولا جب تک تم زبان سے اس کا اقرار اور دین محمد ﷺ سے انکار کا اعتراف نہیں کرو گے میں تمہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا چاہے تمہارا دم ہیں کیوں نہ نکل جائے اس کی زبان سے یہ سن کر ان کے جوش ایمانی اور غیرتِ اسلامی پر ایسی ضرب پڑی کہ وہ فوراً بولے، خدا کی قسم اگر تو مجھے مار بھی ڈالے اور میں قیامت تک تیرے ہاتھوں بار بار مر کر دوبارہ زندہ ہوتا اور تیرے اس ظلم و ستم کا شکار ہوتا رہوں اس کے علاوہ میرے اموال و اولاد پر جس کی دھمکی تو مجھے دے رہا ہے جو کچھ بھی کر گزرے، میں دین محمد ﷺ سے برضا و رغبت ہرگز منکر نہیں ہو سکتا۔

مشرکین مکہ کا باوجود اعتراف حقانیت کے آپ ﷺ کے ساتھ بغض، حسد و عناد

اسحق بن رہویہ کی روایت ہے کہ ایک روز ولید بن مغیرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے سامنے قرآن کی کچھ آیات تلاوت فرمائیں جنہیں سن کر اس کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور آپ ﷺ کے

بارے میں اس کا دل نرم ہو گیا جب یہ خبر ابو جہل تک پہنچی تو وہ ان کے پاس آیا اور ان سے کہا چچا کیا آپ چاہتے
 کہ آپ کی قوم آپس میں مال جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرے، ولید بن مغیرہ نے جواب دیا نہ میں یہ
 چاہتا ہوں اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے اس پر ابو جہل بولا میرا مطلب یہ ہے کہ آپ جو محمد ﷺ کے پاس گئے تھے
 تو شاید اسی لیے گئے ہوں کہ آپ اسے اپنی قوم سے مال جمع کر کے اسے دیں، تاکہ وہ اپنے نئے دین کی تبلیغ سے
 باز آجائے۔ یہ سن کر ولید بولے میں وہاں اس لئے نہیں گیا تھا ویسے میں جانتا ہوں کہ میری قوم کے پاس مال
 و دولت کی کثرت ہے اس کے علاوہ وہ رزمیہ، و بزمیہ شاعری اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی کسی دوسری
 قوم سے پیچھے نہیں ہے لیکن محمد ﷺ تو نہ مال و دولت کی خواہش رکھتے ہیں نہ وہ شعر و شاعری یا فصاحت و بلاغت
 سے کسی کو مرعوب کرنے کی کوشش رکھتے ہیں البتہ انہوں نے جو کلام اللہ کا کلام کہہ کر مجھے سنایا، اسے سن کر میرے
 دل پر بڑا اثر ہوا، کیونکہ اس میں بڑی حلاوت ہے، ایسا کلام تو میں نے آج تک سنا ہی نہیں تھا، حالانکہ نہ وہ کوئی
 قصیدہ تھا نہ رجز یہ شعار اور نہ اس قسم کی کوئی دوسری چیز۔ لیکن اس میں کچھ ایسی عجیب بات تھی جس کی کہیں اور مثال
 نہیں مل سکتی۔ ولید سے یہ بات سن کر ابو جہل بولا اچھا مجھے غور کرنے دو پھر کچھ سوچ کر بولا، چچا یہ سب جادو کا
 کرشمہ ہے یہ سحر آمیز کلام سنا کروہ (نعوذ باللہ) دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے جواب میں
 ولید نے کہا میں نے جادو گر بھی دیکھے ہیں اور جادو کے کرشمہ بھی، لیکن ان میں یہ بات میں نے کبھی محسوس نہیں کی
 ۔ اس واقعہ کے بعد ہی سورہ مدثر کی آیت نمبر ۱۱ سے آیت نمبر ۱۳ تک نازل ہوئیں۔ بیہتی نے ابن عباسؓ سے روایت
 کیا ہے کہ ایک روز ولید بن مغیرہ کے پاس قریش کے کچھ لوگ جمع ہو کر آئے، کیونکہ وہ بلحاظ عمر ان میں سے سب
 سے زیادہ سن رسیدہ تھا، پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں پھر آنحضرت ﷺ کا ذکر آیا تو ولید بن مغیرہ نے کہا کہ
 تمہارے پاس عرب کے تمام وفود آتے رہتے ہیں تم ان سے مشورہ کرو کہ اس نے مذہب کے بارے میں جس کی
 تبلیغ محمد ﷺ کر رہے ہیں ان کی کیا رائے ہے ولید بن مغیرہ کے اس مشورہ کے جواب میں وہ لوگ یک زبان ہو کر
 بولے آپ ہم سب کے بڑے ہیں آپ جو کچھ فرمائیں گے ہم وہی کریں گے، دفود کی آمد کے انتظار سے کیا حل ہو
 گا، ولید نے کہا آخر تم چاہتے کیا ہو۔ وہ بولے ہم محمد ﷺ کو کاہن سمجھتے ہیں اور ولید نے ان کا قطع کلام کر کے

کہا وہ کاہن کیسے ہو سکتے ہیں؟ میں کاہنوں کو خوب جانتا ہوں ان میں کاہنوں جیسی کوئی بات ہے نہ وہ کاہنوں کی طرح گفتگو کرتے ہیں ولید سے یہ سن کر وہ لوگ بولے تو چلے ہم انہیں دیوانہ سمجھ لیتے ہیں۔ ولید نے کہا مجنوں یا دیوانہ کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ان کے کسی قول و عمل سے دیوانہ پن بالکل ظاہر نہیں ہوتا اس پر وہ لوگ بولے تو پھر ہم ان کے دعویٰ نبوت کو اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے شاعری اور انہیں شاعر سمجھ لیتے ہیں، یہ سن کر ولید نے کہا، میں شاعروں اور شاعری دونوں سے بخوبی واقف ہوں ان کی باتوں میں نہ کوئی رومانی بات ہے نہ رجزیہ، نہ ہجزیہ، نہ قریضہ نہ مقبوضہ و مبسوطہ پھر ان کی باتوں کو شاعری یا واہمہ تخیل اور انہیں شاعر کیسے سمجھایا جاسکتا ہے؟ ولید کی یہ بات سن کر وہ بولے تو کیا ہم انہیں جادوگر کہیں؟ ولید نے کہا وہ جادوگر بھی کیسے ہو سکتے ہیں؟ میں جادوگروں کو بھی خوب جانتا ہوں، یہ جادوگروں کی طرح نہ کسی شخص اور اس کے دین میں تفرقہ اندازی کرتے ہیں نہ کسی شخص اور اس کے باپ یا کسی آدمی اور اس کی بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان دشمنی اور اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اتنا کہہ کر ولید بن مغیرہ نے کہا، بھائی مجھے تو وہ صادق القول معلوم ہوتے ہیں ان کی باتوں میں ایسی حلاوت ہے کہ اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ جب وہ لوگ ولید کو اپنا ہم خیال بنانے میں ناکام رہے تو پھر ادھر ادھر کی دوسری باتیں کرنے لگے، ولید کے اس طرز عمل کے بارے میں یہ قرآنی آیت شریفہ نازل ہوئی ”آپ چھوڑ دیجئے مجھ کو اور اس شخص کو جس کو میں نے تنہا پیدا کیا یعنی خود اس سے نمٹ لوں گا آپ فکر نہ کریں اور میں نے ہی اس کو مال فراواں دیا اور ایسے بیٹے دئے کہ جو مجلس میں حاضر ہوں اور دنیاوی عزت اور سرداری کے سامان اس کے لئے مہیا کئے پھر طمع رکھتا ہے کہ اور زیادہ دوں ہر گز نہیں وہ اس قابل نہیں وہ ہماری آیتوں کا معاند اور مخالف ہے، میں ضرور اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا اور پھر اوپر سے نیچے گراؤں گا اس نے کچھ فکر کیا اور دل میں کچھ اندازہ ٹھرایا پس مارہو اس پر اللہ کی، کیا اندازہ کیا پھر مارہو کیسا اندازہ ٹھرایا، پھر ادھر ادھر دیکھا اور تیوری چڑھائی اور منہ بنایا اور پھر پشت پھیری اور غرور کیا، اور پھر بولا یہ قرآن کچھ نہیں مگر ایک جادو ہے جو چلا آتا ہے نہیں ہے یہ قرآن مگر ایک آدمی کا کلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کو ضرور آگ میں ڈالوں گا“ (سورہ مدثر)..... جاری

muftia786@gmail.com

Mufti Inayatullah Qasmi - Blogger